تاریخ وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم مولانا عبدالستار میانوی خطیب مرکزی جامع مسجد اہلحدیث خورد ضلع جہلم

برادران اسلام ! آج یہ تاثر دیا جارہا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات ۱۲ ربیع الاول کو نہیں ہے بلکہ کوئی اور تاریخ ہے۔ جبکہ قدیم سے یہی مشہور چلا آرہا ہے کہ آپ ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو ہی فوت ہوئے تھے۔ اور کتابوں میں بھی یہی درج ہے لیکن یار لوگوں نے کتب تواریخ سے اس سلسلہ میں اختلافی تاریخوں کو نقل کر کے ۱۲ ربیع الاول کو وفات تسلیم کرنے سے انکار کردیا ہے۔ ایسا اس لیئے کیا گیا ہے تاکہ انکے مروجہ میلاد پر کوئی اعتراض نہ ہوسکے۔ "بایں عقل ودانش بباید گریست"۔ اسی لحاظ سے ہم کو تحریر کرنا پڑگیا ہے کہ ان لوگوں نے کتب تواریخ سے ۱۲ ربیع الاول کی تاریخ وفات کو کیسے نظر انداز کردیا ہے۔ جبکہ ۱۲ ربیع الاول کی تاریخ مؤرخین میں مشہور ومتداول ہے آیئے کتب تواریخ کے آئینے میں دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی تاریخ وفات کونسے دن کونسے ماہ اور کس تاریخ کو ہوئی ؟

تاریخ وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

نمبر ۱ مشہور مؤرخ اسلام امام طبریؒ اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں۔ عن ابن اسحاق عن عبدالله بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیه قال توفی رسول الله ﷺ فی شهر ربیع الاول فی ثنتی عشرة لیلة مضت من شهر ربیع الاول یوم الاثنین۔ (تاریخ طبری ص ۲۰۷ ج ۳ مطبوعہ بیروت)

ترجمہ :- ابن اسحاق نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو پیر کے دن فوت ہوئے۔

وضاحت :- اس روایت سے آپکی وفات کا دن اور مہینہ اور تاریخ کا ثبوت روز روشن کی طرح عیاں ہے جس میں کوئی شبہ نہیں اسی طرح ابن اسحاق نے اپنی مشہور کتاب سیرت میں مضبوط ترین روایت بیان کی ہے۔ جس میں آپکی

تاریخ وفات ۱۲ ربیع الاول کو ثابت کیا ہے۔

نمبر۲ :- ہندوستان کے مشہور زمانہ مؤرخ علامہ ابوالحسن علی ندوی حفظہ اللہ

اپنی مشہور کتاب السیرۃ النبویۃ ص ۴۰۴ میں لکھتے ہیں ۔ وکان ذلک الیوم الاثنین ۱۲ ربیع الاول سنۃ ۱۱ للھجرۃ بعد الزوال ولہ ﷺ ثلاث و ستون۔ یعنی آپ ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو پیر کے دن سن گیارہ ہجری میں بعمر تریسٹھ سال فوت ہوئے۔

نوٹ :- علامہ ابوالحسن علی ندوی علماء میں مشہور ہیں اور علامہ عبدالحی حنفی لکھنوی کے صاحبزادے ہیں۔

نمبر ۳ : مشہور مؤرخ علامہ مسعودیؒ :- اپنی تاریخ مروج الذہب ص ۳۸۷ ج ۲ میں یوں لکھتے

ہیں۔ ثم قبضہ اللہ یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من ربیع الاول ۔ یعنی آپ ﷺ نے ۱۲ ربیع الاول بروز پیر وفات پائی ۔

نمبر ۴ : مشہور محدث ابن حبان :- رقمطراز ہیں وتوفی آخر ذلک الیوم وکان ذلک الیوم لاثنتی

عشرۃ خلون من شھر ربیع الاول (السیرۃ النبویہ لابن حبان ص ۴۰۴) یعنی آپ ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو فوت ہوئے ۔

نمبر ۵ : مشہور زمانہ مؤرخ ولغوی امام ابن اثیر :- لکھتے ہیں" وقبض یوم الاثنین ضحی فی

الوقت الذی دخل فیہ المدنیۃ لاثنتی عشرۃ خلت من ربیع الاول "۔ یعنی نبی کریم ﷺ چاشت کے وقت ۱۲ ربیع الاول بروز پیر فوت ہوئے ۔ (اسد الغابۃ ص ۴۱ ج ۱ مطبوعہ بیروت)

نمبر۶ : صاحب تاریخ خمیس :- بیان فرماتے ہیں:" توفی ﷺ یوم الاثنین نصف النھار لاثنتی

عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول سنۃ احدی عشرۃ من الھجرۃ" ۔ یعنی آنحضرت ﷺ ۱۲ ربیع الاول بروز پیر سن ۱۱ ہجری کو فوت ہوئے ۔ (حوالہ تاریخ خمیس ج ۲ ص ۱۹۲ مصنفہ علامہ حسین محمد بن الحسنؒ)

نمبر۷ : عرب کے مشہور زمانہ مؤرخ وسیرت نگار الشیخ عبداللہ :- اپنی مشہور سیرت کی

کتاب مختصر سیرۃ الرسول ص ۴۶۴ مطبوعہ بیروت میں لکھتے ہیں ۔" و توفی رسول اللہ ﷺ یوم الاثنین نصف النھار لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول سنۃ احدی عشرۃ "۔ یعنی آنحضرت ﷺ کا دن کے بارہ بجے

بروز پیر ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ میں انتقال ہوا۔ (حوالہ مترجم اردو ص ۷۳۶ مطبوعہ جامعہ علوم اثریہ جہلم)

نمبر ۸ : تاریخ الکامل کے مؤرخ ابن اثیر : لکھتے ہیں " وکان موته یوم الاثنین لثنتی عشرۃ لیلة خلت من ربیع الاول ۔" یعنی آپ ﷺ کی وفات ۱۲ ربیع الاول بروز پیر ہوئی ۔(تاریخ الکامل جلد ۲ ص ۲۱۹)

نمبر ۹ : مشہور تاریخ دان علامہ ابن خلدون :- اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں :

وعن عائشةؓ لاثنتی عشرۃ لیلة من ربیع الاول وکملت سنو الهجرۃ عشرۃ سنین کوامل ۔ یعنی حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو فوت ہوئے ۔

نمبر ۱۰: مشہور محدث ابن سعد :- لکھتے ہیں اخبرنا محمد بن عمر حدثنی عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابیه عن جدہ توفی ﷺ یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ مضت من ربیع الاول ۔ یعنی ہم کو خبر دی کہ محمد بن عمر نے اس نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی کہ عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب نے انہوں نے اپنے باپ اور انہوں نے اپنے دادا سے کہ نبی کریم ﷺ بروز پیر ۱۲ ربیع الاول کو فوت ہوئے ۔

اسی طرح کی ایک اور روایت ابن سعد نے بیان کی ہے فرماتے ہیں اخبرنا محمد بن عمر حدثنی ابراہیم بن یزید عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابن عباسؓ قال حدثنی محمد بن عبداللہ عن الزهری عن عروۃ عن عائشةؓ قالت توفی رسول اللہ ﷺ یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ مضت من ربیع الاول ۔ یعنی خبر دی ہم کو محمد بن عمر نے اس نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابراہیم بن یزید نے اس نے ابن طاؤس سے اور اس نے اپنے باپ سے اور اس نے حضرت ابن عباسؓ سے اور کہا مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ نے اس نے زہری سے اور اس نے عروہ سے اور اس نے حضرت عائشہ سے آپ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ۱۲ ربیع الاول بروز پیر کو فوت ہوئے ۔(طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۲۷۲ و ۲۷۳ مطبوعہ بیروت)

نمبر ۱۱ مشہور سیرت نگار علامہ صفی الرحمٰن المبارکپوری الهندی اپنی مشہور کتاب "الرحیق المختوم" ص ۴۶۹ میں لکھتے ہیں " وقع هذا الحادث حین اشتدت الضحی من یوم الاثنین ۱۲ ربیع الاول سنة ۱۱ھج وقد تم ﷺ ثلاث و ستون سنة و زادت اربعة یوم "۔ یعنی یہ واقعہ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ یوم دو شنبہ (یعنی پیر) کو چاشت کی شدت کے وقت پیش آیا اس وقت نبی ﷺ کی عمر تریسٹھ (63) سال چار دن ہو چکی تھی۔

نوٹ :- کتاب الرحیق المختوم عصر حاضر میں فن سیرت نگاری کا ایک معیاری نمونہ ہے اور اسے رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے تحت منعقد ہونے والے بین الاقوامی مقابلہ سیرت نگاری میں پیش کیا گیا جس پر اسے جید علماء اور محققین کے ایک بورڈ نے ۱۷۱ مسودات میں سے ۵۰ ہزار سعودی ریال کے خطیر انعام کا اولین مستحق ٹھہرایا اور آپ ۲۱ کتابوں کے مصنف ہیں اور رابطہ عالم اسلامی نے مکہ مکرمہ میں اپنے مستقر پر امیر سعود بن عبدالمحسن بن عبدالعزیز کی سرپرستی میں بروز ہفتہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۹۹ھ کی صبح ایک بڑی تقریب منعقد کی امیر سعود مکہ مکرمہ کے گورنر امیر فواز بن عبدالعزیز کے سیکرٹری ہیں اور اس تقریب میں ان کے نائب کی حیثیت سے موصوف نے انعامات تقسیم کیے۔

نمبر ۱۲ امام ابن کثیرؒ :- فرماتے ہیں کہ محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ آپ ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو فوت ہوئے واقدی کہتے ہیں ہمارے نزدیک یہی ثبت ہے اور اسی کو ابن سعد نے صحیح کہا ہے۔ (البدایۃ و النھایۃ ص ۲۵۵ ج ۵)

اسی طرح ابن کثیر تمام اختلافی تاریخیں لکھنے کے بعد فرماتے ہیں و المشہور قول ابن اسحاق والواقدی۔ یعنی مشہور بات ابن اسحاق اور واقدی ہی کی ہے (ص ۲۵۵ ج ۵) اس کے بعد حضرت عائشہؓ سے روایت نقل کرتے ہیں۔ توفی رسول اللہ ﷺ یوم الاثنین لثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول۔ (ص ۲۵۶ ج ۵)

یعنی آپ ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو پیر کے دن فوت ہوئے۔

اہم بات :- بعض حضرات نے یہاں پر ایک نکتہ اٹھایا ہے کہ اس روایت میں واقدی ہے جو کہ متروک ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ محمد بن اسحاق نے عبداللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے ۱۲ ربیع الاول کو وفات پائی اس روایت کا حوالہ ابن کثیر ہی نے اپنی تاریخ میں دیا ہے اور امام طبریؒ نے بھی اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے۔

یاد رہے کہ ابن اسحاق کی روایت میں واقدی نہیں ہے لہذا یہ روایت قابل استناد و استشہاد ہے۔

نمبر ۲ علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ واقدی تاریخ میں معتبر ہے (فتح الباری ص ۱۴۷ ج ۳)

اسی طرح علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے بھی واقدی کو تاریخ اور سیرت میں معتبر کہا ہے۔ چنانچہ آپؒ فرماتے ہیں "الواقدی فھو من ائمۃ السیر" (تدریب للسیوطی ص ۳۵۳)

اسی طرح ابن سید الناسؒ نے بھی "عیون الاثر" کے مقدمہ میں واقدی پر سیرت میں اعتبار کیا ہے "لھذا" ۱۲ ربیع الاول کی تاریخ ہی زیادہ مضبوط اور راجح ہے۔ اکثر مؤرخین قدیماً و حدیثاً اسی تاریخ کو صحیح قرار دیتے ہیں۔ جن میں سے ابن کثیر "ابن اسحاق" وغیرہ پیش پیش ہیں اور متاخرین سیرت نگار بھی ۱۲ ربیع الاول کو ہی ترجیح دیتے ہیں اور اسی پر انحصار کرتے ہیں۔

(واللہ اعلم بالصواب)

لہذا ابن اسحاق کی روایت سے واقدی کی روایت کو تقویت مل جاتی ہے جس میں آپ ﷺ کی وفات ۱۲ ربیع الاول کو ثابت ہوتی ہے۔ اکثر مؤرخین نے اسی کو درست قرار دیا ہے۔ علامہ صفی الرحمان مبارکپوری مدظلہ العالی بھی اسی کو صحیح قرار دیتے ہیں (الرحیق المختوم)

وضاحت :- بعض لوگ لکھتے ہیں کہ امام سہیلیؒ نے کہا ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو وفات النبی ﷺ نہیں ہے۔

اسکا جواب ابن کثیر :- یوں دیتے ہیں کہ اختلاف مطالع کا اعتبار کیا جائے یعنی یہ تسلیم کیا جائے کہ مکہ اور مدینہ میں رویت ہلال مختلف رہی ہو کیوں کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اہل مدینہ نے ذی الحجہ کا چاند جمعہ کے دن دیکھا اور مکہ میں جمعرات کو رویت ہوئی تو پھر اگر باقی تین مہینوں کو تیس تیس کا تسلیم کرلیں تب یہ کہا جاسکتا ہے کہ بلاشبہ پیر کو ۱۲ ربیع الاول تھی۔

کیا مدینہ میں ذی الحجہ کا چاند جمعہ کو دیکھا گیا ؟ :- اس کی تصدیق اور تائید حضرت عائشہؓ کی اس روایت سے ہوتی ہے کہ آپؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجۃالوداع کے لیے جب مدینے سے نکلے تو ذی قعدہ کے ختم ہونے میں پانچ دن باقی تھے اور حضرت انسؓ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب مدینہ سے نکلے تو ظہر کی چار رکعت پڑھ کر نکلے اور ذوالحلیفہ پہنچ کر عصر کی دو رکعات پڑھیں ان دونوں مستند روایات سے واضح ہوا کہ آپ کی روانگی نہ جمعرات کو ہوئی اور نہ جمعہ کو بلکہ ہفتہ کے دن ہوئی تھی۔ لہذا اس صورت میں تسلیم کرنا پڑے گا کہ اہل مدینہ نے جمعہ کے دن ذی الحجہ کا چاند دیکھا۔

پس یہی صورت ہے جس سے تاریخ وفات ۱۲ ربیع الاول سے متعلق مشہور روایت تسلیم کی جاسکتی ہے (البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر ج ۵ ص ۲۵۶)

اس کے علاوہ کچھ لوگوں نے لکھا ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو وفات کا ہونا ممکن ہی نہیں۔ کیا ابن کثیر نے ثابت نہیں کردیا کہ تاریخ وفات ۱۲ ربیع الاول کو ہوئی انہوں نے ناممکن کو ممکن بنا دیا ہے اور یہی درست ہے۔ ان شاءاللہ

اور بعض لوگوں نے تو حوالہ جات ہی غلط دے رکھے ہیں ایک صاحب لکھتے ہیں: محمد بن عبدالوہاب نجدی کے لخت جگر شیخ عبداللہ نجدی نے آٹھویں ربیع الاول کو یوم وفات لکھا ہے (حوالہ مختصر سیرت الرسول مترجم اردو ص ۹)

حقیقت کیا ہے ؟ شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوھابؒ نے اپنی کتاب " مختصر سیرت الرسولؐ " میں لکھا ہے کہ بعض نے کہا ہے اور یہ صیغہ تمریض ہے پتہ نہیں کہنے والا کون ہے ؟ جب کہ شیخ صاحب نے اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا بعض کا قول ذکر کیا ہے یعنی بعض نے کہا ہے کہ آپ ﷺ ۸ ربیع الاول کو فوت ہوئے۔

اب اصل کیا ہے؟ آپ رحمہ اللہ اپنی کتاب "مختصر سیرۃ الرسول" میں واضح طور پر لکھتے ہیں چنانچہ ملاحظہ فرمائیں:

" و توفی رسول الله ﷺ یوم الاثنین نصف النهار لاثنتی عشرة لیلة خلت من ربیع الاول سنة احدی عشرة" یعنی آنحضرت ﷺ کا دن کے بارہ بجے بروز پیر ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ میں انتقال ہوا۔

(مختصر سیرت الرسول ص ۴۶۴ ج ۱ اور حوالہ مترجم اردو ص ۷۳۶)۔

شیخ صاحب کی اپنی تحقیق ۱۲ ربیع الاول کی ہے نہ کہ ۸ ربیع الاول کی ۔ **انصاف بھی ہے کوئی چیز**

آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یار لوگوں نے کس قدر داؤ پیچ سے کام لیتے ہوئے غلط بیانی سے ذرا بھی نہیں چوکتے اور دعوی یہ کرتے ہیں کہ کوئی مائی کا لعل ۱۲ ربیع الاول کو تاریخ وفات ثابت نہیں کر سکتا جبکہ خود علمی خیانت کے مرتکب ہوئے۔

لعنة الله علی الکاذبین۔

ایک وضاحت:- جو عبارت ابن کثیر کے حوالے سے اوپر لکھی گئی ہے جس میں انہوں نے ۱۲ ربیع الاول کو وفات کا دن ثابت کیا ہے یہی عبارت علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے تسلیم کی ہے ملاحظہ فرمائیں فتح الباری شرح الصحیح البخاری ص ۱۰۴ ج ۸)

(ابن کثیرؒ اور ابن حجرؒ کی عربی عبارت اس لیے نہیں لکھی تاکہ عبارت لمبی نہ ہو اس لیے ترجمہ پر اکتفا کیا ہے)

نمبر ۱۳ :- نور بخش توکلی مشہور بریلوی مؤرخ نے اپنی کتاب :- "سیرت رسول عربی" میں آپؐ کی وفات ۱۲ ربیع الاول لکھی ہے۔

نمبر ۱۴ :- مولانا حفظ الرحمٰن سیوھاروی نے بھی آپ ﷺ کی تاریخ وفات ۱۲ ربیع الاول لکھی ہے تحقیق کے لئے قصص القرآن جلد نمبر ۴ ص ۵۱۸)

نمبر ۱۵ علامہ شبلی نعمانی :- لکھتے ہیں بارھویں ربیع الاول ۱۱ھ روز دوشنبہ کو حضور ﷺ نے تریسٹھ سال کی عمر میں دنیا سے رحلت فرمائی۔ (سیرت طیبہ ﷺ ص ۱۲۷ مطبوعہ لاہور ناشر یونیورسل بکس اردو بازار لاہور)

نوٹ :- یہ کتاب علامہ شبلیؒ نے عربی زبان میں لکھی ہے اور اسکا ترجمہ میمونہ سلطان شاہ بانو شہزادی بھوپال نے کیا ہے اور اس کتاب کا ترجمہ فارسی زبان میں مولانا حمید الدین فراہی نے کیا اور یہ کتاب آجکل نایاب ہے)یاد رہے علامہ شبلی نعمانیؒ علامہ سید سلیمان ندویؒ کے استاد محترم تھے۔

نمبر ۱۶ فقہ مالکی کے معتبر و مشہور امام ابن رشد :- فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ کی تاریخ وفات چاشت کے وقت پیر کے دن بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ " توفی رسول الله ﷺ ضحی یوم الاثنین لاثنتی عشرة لیلة مضت من ربیع الاول" (کتاب الجامع من المقدمات ص ۱۶۶ لابن رشد)

نمبر ۱۷ امام ابن رجبؒ کی تحقیق :- آپؒ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ بارہ ربیع الاول بروز پیر فوت ہوئے پھر فرماتے ہیں کہ ابن اسحاق (فن سیرت و مغازی کے امام) نے بھی ۱۲ ربیع الاول ہی کو صحیح قرار دیا ہے۔

اس کے علاوہ امام ابن رجبؒ نے امام سہیلیؒ مصنف الروض الانف کے اعتراض کا جواب بڑے احسن انداز سے دیا ہے جو دیکھنے کے قابل ہے (اس کی تحقیق ابن رجبؒ "لطائف المعارف ص ۱۲۸ و ص ۱۲۹ میں کماحقہ بیان کی ہے)

نمبر ۱۸ :- علامہ ابن طاہر مقدسی کی تحقیق :- آپؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے" قبض رسول الله ﷺ بین سحری و نحری حین اشتد الضحی من یوم الاثنین لاثنتی عشرة خلت من شهر ربیع الاول " (البدء والتاریخ ص ۶۲ ج (۴)) یعنی آپ ﷺ چاشت کے وقت بارہ ربیع الاول کو پیر کے دن فوت ہوئے جبکہ آپؐ کا سر میری گود میں تھا۔

نمبر ۱۹ ملا علی قاریؒ کا فیصلہ :- مشکوٰۃ المصابیح کے مشہور شارح حنفی مسلک کے متفقہ و محقق علامہ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں" توفی (رسول الله ﷺ) یوم الاثنین فی ثانی عشر ربیع الاول ضحی صلوٰت الله و سلامه علیه " یعنی آپ ﷺ چاشت کے وقت بتاریخ ۱۲ ربیع الاول بروز پیر فوت ہوئے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد نمبر ۱۱ صفحہ نمبر ۱۰۴)

نوٹ :- ملا علی قاری پر حنفیہ کو بڑا ناز ہے اور ان کے نزدیک بھی آپ ﷺ کی وفات ۱۲ ربیع الاول ہی صحیح ہے اور آپؒ حنفی مسلک کے محقق تسلیم کیے جاتے ہیں۔

نمبر ۲۰ اسماء الرجال کے ماہر و مؤرخ اسلام اور مشہور محدث امام ذھبیؒ :- فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی وفات کے سلسلہ میں حضرت عائشہؓ صدیقہ اور ابن عباسؓ سے ۱۲ ربیع الاول بروز پیر کی تاریخ مروی ہے اور امام سعید بن عفیرؒ اور امام محمد بن سعد الکاتب کے نزدیک یہی صحیح ہے۔

" ویری نحو هذا (ای لاثنتی عشرة من ربیع الاول یوم الاثنین) فی وفاته عن عائشة

وابن عباسؓ ان صح وعلیہ اعتمد سعید بن عفیر ومحمد بن سعد الکاتبؒ"

(تاریخ الاسلام للذہبیؒ ص ۵٦۹)

نکتہ:- امام ذہبیؒ کے فرمان کے مطابق ۱۲ ربیع الاول ہی صحیح تاریخ وفات ہے چوں کہ آپؒ اس روایت پر خاموش ہیں بلاجرح ونقد کے آپؒ نے اسے بیان کیا ہے نیز نادر ہے کہ محمد بن سعد معتبر مؤرخ ہیں اور مشہور سیرت نگار ہیں انھوں نے بھی ۱۲ ربیع الاول پر ہی اتفاق کیا ہے اور اسی کو صحیح کہا ہے ۔ (البدایہ والنھایۃ لابن کثیر ج۵ ص ۲۵۵)

اس کے علاوہ ابن کثیر بھی اسی کو ہی ترجیح دیتے ہیں اور یہی مشہور روایت تسلیم کرتے ہیں اور اسی کو قرار دیتے ہیں اور امام سہیلیؒ کے بیان کا خوب محاکمہ کیا ہے (البدایہ والنھایۃ ص ۲۵۲ ج۵)

نمبر ۲۱ مشہور محدث و محقق امام بیہقیؒ کا بیان:- آپؒ فرماتے ہیں کہ ابن اسحاق سے روایت ہے "توفی رسول اللہ ﷺ لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شھر ربیع الاول (الی اخرا الحدیث)" یعنی آپ ﷺ نے ۱۲ ربیع الاول کو وفات پائی۔ (تحقیق کے لیے دلائل النبوۃ ج۷ ص ۲۳۵ مصنفہ امام بیہقیؒ)

نوٹ:- محمد بن اسحاق بن یسارؒ مشہور فن سیرت کے امام ہیں اور آپ نے مغازی کے سلسلہ میں بہت کام کیا ہے اور مغازی ابن اسحاق مشہور کتاب ہے اور آپ کی تحقیق بھی یہی ہے کہ آپ ﷺ نے ۱۲ ربیع الاول کو ہی وفات پائی۔

نمبر ۲۲ شاہ معین الدین احمد ندویؒ کا فیصلہ:- آپؒ نے اپنی تاریخ کی مشہور کتاب "تاریخ اسلام" ص ۱۲۱ میں لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کو ہوئی۔

نوٹ:- شاہ صاحب حنفی المسلک ہیں اور مشہور تاریخ دان ہیں

نمبر ۲۳:- مؤرخ اسلام مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادیؒ:- آپؒ لکھتے ہیں "دوپہر کے قریب روز دوشنبہ (پیر کے دن) ۱۲ ربیع الاول ۱۱ھ کو اس دار فانی سے آپ نے انتقال فرمایا۔ (تاریخ اسلام ج۱ ص ۲۰۳)

نمبر ۲۴ علامہ سمیع عاطف الزین کی تحقیق:- آپ لکھتے ہیں "مات محمد رسول اللہ ﷺ حین اشتدہ من یوم الاثنین للثانی عشر من ربیع الاول سنۃ احدی عشرۃ ھجریۃ" یعنی آپ ﷺ بروز پیر ۱۲ ربیع الاول سن گیارہ ہجری کو فوت ہوئے۔

(خاتم النبیین محمد ﷺ مجمع البیان الحدیث ص ۱۰۰۵ ج(۲))

نمبر ۲۵ حضرت الامام نوویؒ شارح مسلم کی تحقیق :- آپ فرماتے ہیں " قبض رسول اللہ ﷺ فی الاثنین لثنتی عشرۃ خلت من شھر ربیع الاول سنۃ احدی عشرۃ من ھجرۃ " یعنی آپ ﷺ پیر کے دن ۱۲ ربیع الاول کو سن گیارہ ہجری میں فوت ہوئے ۔ (تقریب النواوی ص ۳۵۱ ج ۲)

اسی طرح امام نوویؒ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب " مسلم کی شرح میں " لکھا ہے آپؒ فرماتے ہیں " ویوم الوفاۃ ثانی عشر ضحی " یعنی آپ ﷺ کی وفات ۱۲ ربیع الاول چاشت کے وقت ہے ۔ (نووی شرح الصحیح مسلم ص ۱۰۰ الجزء ۱۵)

نوٹ :- امام نوویؒ مشہور محدث و محقق ہیں جن کی تحقیق علمائے اسلام میں مستند مانی جاتی ہے ۔ ابن حجرؒ جیسی شخصیت نے بھی اس کا اقرار فتح الباری میں کئی مقام پر کیا ہے ۔ اور جا بجا امام نوویؒ کے حوالہ جات سے ابن حجرؒ نے اپنی کتاب فتح الباری کو مزین کیا ہے ۔ امام نوویؒ کی تحقیق بھی یہی ہے کہ آپ ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو ہی فوت ہوئے ہیں ۔

نمبر ۲۶ علامہ ابی العباس احمد بن یوسف کی تحقیق :- آپ فرماتے ہیں کہ " توفی یوم الاثنین ضحوۃ النھار لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول سنۃ احدی عشرۃ من الھجرۃ " یعنی آپ ﷺ ۱۲ ربیع الاول بروز پیر چاشت کے وقت سن گیارہ ہجری فوت ہوئے ۔ (کتاب اخبار الدول و آثار الاول فی التاریخ ص ۹۰)

نمبر ۲۷ امام ابن سید الناس کا فیصلہ :- آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری تحقیق اس معاملہ میں یہ ہے " فتوفی حین زاغت الشمس یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول " یعنی حضور ﷺ بروز پیر ۱۲ ربیع الاول کو جب سورج ڈھلا اس وقت فوت ہوئے ۔ (تحقیق کے لیے عیون الاثر لابن سید الناس ص ۳۵۶)

اسی لحاظ سے جمہور 'ابن اسحاق 'ابن قتیبہ' محمد بن سعد' سعید بن عفیر 'ابن حبان' ابن عبدالبر' ابن رشد 'امام نووی 'ابن صلاح 'ابو طاہر مقدسی 'امام ابن جوزی 'حافظ ابن کثیر' امام مزنی 'امام ذہبی' ابن رجب 'ملا علی قاری' قاضی سلیمان منصور پوری' ۱۲ ربیع الاول کو آپکا یوم وفات قرار دیتے ہیں ۔

بریلوی مذہب کے بانی مبانی احمد رضا خان کا اعتراف حقیقت :- احمد رضا بھی ۱۲ ربیع الاول کو یوم وفات قرار دیتے ہیں (ملفوظات) حصہ دوم